محترمہ انجمن آرا صدیقی

ہنی مون

ویسے تو زندگی کے کسی نہ کسی مرحلے پر تقریباً ہر شخص سفر ضرور کرتا ہے۔ اسکی نوعیت عارضی ہو یا مستقل، مقصد سیر و تفریح ہو یا کچھ اور۔ مگر جب یہی سفر ایک نوبیاہتا جوڑا شادی کے بندھن میں بندھ جانے کے فوراً بعد سیر و تفریح اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی غرض سے اختیار کرتا ہے تو اسے عرفِ عام میں ہنی مون کہا جاتا ہے۔ یہ ہمارے شادی بیاہ کی رسوم میں بے حد اہم جزو کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اگرچہ اسکی تاریخ کوئی زیادہ پرانی نہیں اور اسکی تاریخی اور مذہبی حیثیت بھی کوئی نہیں، اس کے باوجود یہ ہماری خاندانی اور سماجی زندگی میں بڑی سرعت سے ایک وبا کی صورت رواج پا رہا ہے اور عام ہوتا جا رہا ہے۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ملک باقی بچا ہو جہاں شادی کے فوراً بعد ہنی مون پر جانے کا رواج عام نہ ہو۔ اب تو معاشرتی، معاشی ادارے اور متعدد کمپنیاں بھی اپنے ملازمین اور کارکنان کے لئے ہنی مون کا باقاعدہ اہتمام کرتی ہیں۔ ہنی مون بلاشبہ رواں صدی کی پیداوار ہے۔ اس کا ماضی بعید میں کوئی سراغ اور وجود نہیں ملتا۔ نہ مشرقی تہذیب میں اور نہ ہی اس صدی سے پہلے مغربی تہذیب میں۔ تمام مذاہب اور ادیان بھی ہنی مون کے تصور سے یکسر خالی نظر آتے ہیں۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ مغرب میں کسی منچلے نوبیاہتا جوڑے نے ہنی مون رچا کر اسکی بنیاد رکھی جسکی تقلید میں یہ لامتناہی سلسلہ شروع ہو کر پھیل گیا۔ اور اب تو شادی بیاہ کے دوسرے لوازم اور رسوم میں یہ بھی جزو لاینفک کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسکے بغیر شادی ادھوری سمجھی جاتی ہے۔ یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اسکا اطلاق ہمارے مشرقی ماحول اور اسلامی، سماجی طرز زندگی میں مناسب بھی ہے یا کہ نہیں۔ مغرب کی اندھی تقلید میں ہنی مون کو ہم نے اپنی زندگی میں یوں رچا بسا لیا ہے جیسے یہ ہمارے معاشرتی زندگی کا اٹوٹ انگ ہو۔ حالانکہ اس کے نام سے ہی صاف ظاہر ہے کہ اسکی بنیاد مشرق میں نہیں بلکہ مغرب میں ڈالی گئی ہے۔ کسی شخص نے یہ جاننے کی ذرا بھی کوشش نہیں کی کہ ہمارے معاشرتی اور خاندانی نظام میں اسکی گنجائش ہے یا نہیں۔ بس اسے من و عن اپنا لیا، شائد اسی کا نام بھیڑ چال ہے۔

مغربی معاشرے میں شرم و حیا، عصمت اور عزت و غیرت کا کوئی خاص تصور نہیں۔ اور شادی بیاہ میں عزیز و اقارب، دوست احباب، محلے داروں کے رویوں اور انکی عملی شرکت کا تصور مختلف ہے۔ مغرب کا نوبیاہتا جوڑا عام طور پر ماں باپ سے الگ گھر میں رہائش پزیر ہوتا ہے۔ وہ چرچ سے شادی کے بعد براہ راست اپنے ایک مکان یا کمرے میں منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر ہنی مون پر روانہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہمارا تہذیبی ماحول اور دینی اقدار اس کے بالکل برعکس ہیں۔ اور ہنی مون سے راحت و سکون حاصل ہونے کی بجائے بے شمار مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جن کے تدارک کے لئے پیسہ پانی کی طرح بہانا پڑتا ہے۔ ہنی مون کی تھوڑی سی خوشی ..... عارضی یا مستقل سزا یا پچھتاوے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مسرت و شادمانی اور سکونِ دل

(بقیہ ص ۳۵ پر دیکھیں)